www.emarsiya.com

مرثیہ نمبر ۱۸

آمدِ محرّم!

کیا آمدِ ہلالِ محرّم کا شور ہے
ارض و سما میں شیون و ماتم کا شور ہے
فوجِ ملائکہ میں اسی غم کا شور ہے
برپا ہے حشر دیدۂ پرنم کا شور ہے
سونی ہے قبر فاتحِ بدر و حنین کی
آتی ہے ہر طرف سے صدا شور و شین کی

ہر جا بپا ہے ماتمِ سلطانِ بحر و بر
کعبہ سیاہ پوش ہے حجاج نوحہ گر
ہے چاہ میں حسینؑ کے زمزم کی چشم تر
خم بارِ رنج و غم سے ہے محراب کی کمر
ساماں ہے ماتمِ شہِ عالم پناہ کا
اٹھتا ہے غل زمیں سے فریاد و آہ کا

ماتم کہیں یہ ماتمِ یحییٰؑ سے ہے فزوں
جو اہلِ دیں ہیں ان کا جگر ہو گیا ہے خوں
بارِ الم سے کاہکشاں بھی ہے سرنگوں
پہنا ہے چرخِ پیر نے ملبوسِ نیلگوں!
ہر دل حزیں ہے چشم ہر اک گریہ ناک ہے
محبوبِ کبریا کا گریبان چاک ہے

www.emarsiya.com

غم شش جہت میں خاص آلِ عبا کا ہے
عُریاں سَر جنابِ رسولِ خدا کا ہے
تیغِ الم سے چاک جگر مجتبےٰ کا ہے
غم وادی السلام میں واعز بتا کا ہے

وہ چشم کونسی ہے جو اس غم میں نم نہیں
یہ ماہ کربلا میں قیامت سے کم نہیں

رو لو عزا اسے شہ میں کہ درپیش ہے اجل
معلوم کیا ہے آج کہ جیتے رہیں گے کل
اس عمرِ بے ثبات پہ تکیہ ہے بے محل
جائے گا کچھ نہ ساتھ لحد میں بجز عمل

یاں مجلسِ عزا میں جو آنسو بہائیں گے
ان آنسوؤں کی قبر میں لذت اٹھائیں گے

نعمت ہے مومنوں کے لئے مجلسِ عزا
نوحہ کہیں ہے اور کہیں ہوتا ہے مرثیا
سُن سُن کے حالِ قتل شہ مشرقین کا
ہوتا ہے شور واحسنا و حسین کا!

دل ٹکڑے ہوتے ہیں شہ بیکس کے نام سے
روتے ہیں سب لپٹ کے ضریح امام سے

اس بزم میں شریک رسولِ خدا بھی ہیں
ساتھ اُن کے اولیا بھی ہیں اور انبیا بھی ہیں
نالاں پکے حال پہ مشکل کشا بھی ہیں
تھامے ہوئے جگر حسنِ مجتبےٰ بھی ہیں

سُن سُن کے مرثیہ کو یہ رقت جو ہوتی ہے
تم سب کے ساتھ روحِ آئمہ بھی روتی ہے

www.emarsiya.com

یہ دن وہ ہیں کہ کانپتا ہے عرشِ ذوالمنن ماتم سرا ہے فاطمہؑ کو خلد کا چمن
روتے ہوئے گھروں سے نکلتے ہیں مرد و زن آوارہ دشت و کوہ میں ہیں سرورِ زمن
سیّد پہ یہ وطن پہ عجب ظلم و جور ہے
ابنِ معاویہ کا تہِ چرخ دور ہے

یثرب میں خاک اُڑتی ہے بطحا اُداس ہے محبوبِ ذوالجلال کا روضہ اُداس ہے
شبیرؑ ہیں سفر میں مدینہ اُداس ہے گھر سائیں سائیں کرتا ہے صغراؑ اداس ہے
اُمّت پہ شاہ جاتے ہیں قربان ہونے کو
شیرِ الٰہ نکلے ہیں تربت سے رونے کو

وہ دھوپ ہے کہ جسم ہرن کے ہوتے ہیں سیاہ تپتی ہے یوں زمین کہ اللہ کی پناہ
کھیتوں میں خاک اُڑتی ہے اور خشک ہے گیاہ بے سایہ ایسی دھوپ میں ہے فاطمہ کا ماہ
صحرا یہ پُر خطر ہے نہ دریا نہ بستی ہے
گرمی ہے یا کہ آگ فلک سے برستی ہے

گرمی کی وہ فصل اور مہینوں کا وہ سفر بچّوں کا ساتھ رنجِ وطن دھوپ کا ضرر
ڈر قتل کا کہیں کہیں لُٹنے کا ہے خطر سب جاگتے ہی جاگتے ہو جاتی ہے سحر
اِک اِک قدم پہ لاکھ طرح کے ہراس ہیں
چہرے بہادرانِ عرب کے اداس ہیں

www.emarsiya.com

سہتے ہوئے سفر کی اسیطرح سختیاں — جاتے تھے کربلا کو شہنشاہ انس و جاں
جو چرخ پر ہلال محرم ہوا عیاں — حسرت سے دیکھنے لگے شہ سوئے آسماں
معلوم سرِّ حق تھے جو زہراؑ کے لال کو
روئے امام پڑھ کے دعائے ھلال کو

عمامہ رکھ کے ہاتھوں پہ کرنے لگے دعا — فرمایا اے رحیم ترے نام کے فدا
اُمیدوارِ لطف و عنایت رہا سدا — اب آرزو ہے تیغ سے کٹ جائے یہ گلا
پھر گھر میں اس سفر سے نہ جانا نصیب ہو
مولا تری جناب میں آنا نصیب ہو

حجرے کو آئے شہ کے رفیقانِ ماہرو — دیکھا نگاہِ مہر سے حضرت نے چار سو
اکبرؑ پہ جب پڑی نظر شاہ نیک خو — برچھی جگر پہ چل گئی دل ہو گیا لہو
موتی سے اشک چاند سے چہرے پہ ڈھل پڑے
زہراؑ کے آفتاب کے آنسو نکل پڑے

رونے پہ شہ کے رونے لگے خویش و اقربا — اتنے میں آکے شاہ سے فضہؑ نے یہ کہا
ہے منتظر حضور کی واں بنت مرتضیٰؑ — یہ سُنکے آیا خیمہ میں زہراؑ کا مہ لقا
قدموں سے بنتِ شاہ مدینہ لپٹ گئی
تسلیم کرکے شہ سے سکینہؑ لپٹ گئی

www.emarsiya.com

زینبؑ بلائیں لیکے ہوئی بھائی پر فدا
دی تہنیت ہلال کی اور ہنس کے یہ کہا
قایم رہے جہان میں اقبال آپ کا
حسرت ہمارے دل کی بھی بر لائے کبریا
خالق کرے کہ ایسا مُبارک یہ ماہ ہو
جو اس مہینے میں مرے اکبرؑ کا بیاہ ہو

اک آہ سرد شہ نے بھری سُن کے یہ سخن
گھبرا کے بولی تب وہ اسیر غم و محن
کیوں بھائی خیریت تو ہے قربان ہو بہن
یہ ماہ کس طرح کا ہے یا سرور زمن
جو آپ میری بات پہ مغموم رہتے ہیں
دیکھا ہے جب سے چاند اُسی دم سے روتے ہیں

بولے بہن سے رو کے یہ سُلطان کربلا
آنکھوں کے آگے پھرتا ہے سامان کربلا
ہم ہوں گے اس مہینے میں مہمان کربلا
سادات سے بسے گا بیابان کربلا
جب گل چمن بنے گا مرے گلعذاروں سے
چمکے گی ارض ماریہ زہراؑ کے تاروں سے

روئیں گے انبیائے سلف اس مہینے میں
بیٹھیں گے سر کو شاہِ نجف اس مہینے میں
دل چاک ہوں گے مثل صدف اس مہینے میں
بچوں کی جانیں ہونگی تلف اس مہینے میں
گھر بے چراغ ہوگا جناب بتولؑ کا
ڈوبے گا بحر خوں میں سفینہ رسولؐ کا